آستانۂ حسن و جمال پر فقیرانہ صدا

آغا شورش کاشمیریؒ

بارگاہِ رسالت میں ایک عاشقِ [illegible] رانہ عقیدت، ایک خوب صورت ادبی شاہکار

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک انسان کو جو افتخار اور مسرت حاصل ہوتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ان الفاظ میں اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، ذرا غور فرمائیے، جس ذات اقدس کی تعریف و ثنا خود رب ذوالجلال نے کی ہو، کلام اللہ جس کے اوصاف و محاسن پر بولتا ہو، فرشتے صبح و شام جس پر درود بھیجتے ہوں اور جس کا نام لے کر ہر دور میں ہزاروں انسان زندگی کے مختلف گوشوں میں زندہ جاوید ہو گئے ہوں، اس رحمۃ للعالمین کے بارے میں کوئی شخص اپنے قلم و زبان کی تمام فصاحتیں اور بلاغتیں بھی یکجا کر لے اور ممکن ہو تو آفتاب کے اوراق پر کرنوں کے الفاظ سے مدح و ثناء کی عبارتیں بھی لکھتا رہے، یا مہتاب کی لوح پر ستاروں سے عقیدت و ارادت کے نگینے جڑتا رہے، تب بھی حق ادا نہ کر سکے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو کسی بھی انسانی سند کی ضرورت نہیں، حقیقت یہ ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے انسان اپنے ہی لئے کچھ حاصل کرتا ہے، جس نسبت سے تعلق خاطر ہوگا، اسی نسبت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ایک ایسی متاع بنتا چلا جائے گا کہ زبان و بیان کی دنیا اس کی تصویریں بنا ہی نہیں سکتیں، جن لوگوں نے، اور ان کی تعداد لامحدود ہے، جس جس واسطے سے سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی ہے، وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے اپنے دل و دماغ یا روح و نظر کا نذرانہ پیش کرتے وقت اس دربار کی رونق میں کوئی اضافہ کیا ہے، اس نہج پر سوچنا بھی سوءِ ادب ہے، حقیقت یہ ہے کہ ظہورِ قدسی سے لے کر آج تک بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے والا ہر شخص اپنے مقام و مرتبہ کی تشکیل کرتا رہا ہے۔

کتنے انسان اس خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت کیا سے کیا ہو گئے، پھر یہ سلسلہ چودہ سو برس سے رکا نہیں، جاری

ہے، آندھیاں آتی رہیں، طوفان اٹھتے رہے، سیلاب موجزن ہوئے، بادلوں نے گرجنا شروع کیا، بجلیاں کوندتی رہیں، صرصر نے صبا کوروکا، خزاں نے بہار کا نشیمن لوٹا، پھول بادسموم کا لقمہ ہوگئے، لیل ونہار کی گردشیں رک گئیں، زمانہ ٹھہر تا رہا، صبح کا چہرہ بار ہا اداس ہوا، شام لہولہان ہوگئی، رات کے دل میں خنجر ترازو ہوئے، تاریخ نے پلٹے کھائے، سلطنتیں بن بن بگڑیں، حکومتیں تہس نہس ہوگئیں، عروج وزوال کے سینکڑوں نقشے سامنے آئے، تخت وتاج اچھلتے رہے، انقلاب کا سیل بہتا رہا، سورج نے طلوع وغروب کی ہزاروں پستیاں اور بلندیاں دیکھیں، لیکن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے نوع انسان کی حلقہ بگوشی کا سلسلہ منقطع نہ ہوا، تاریخ اٹھائیے اور ورق پہ ورق پلٹئے، معلوم ہوگا کہ ایک ذات نے چودہ صدیوں میں کروڑوں انسانوں کو نشوونما دی، بالا و بلند کیا، دوام بخشا اور صرف ایک نسبت کی بدولت قیامت تک زندہ کرڈالا، پھر یہ محض عقیدت کی بات نہیں، ارادت کا تذکرہ نہیں، اخلاص کا افسانہ نہیں، شوق کی دھن نہیں، عشق کا راگ نہیں، حسن کی ثناء نہیں، تعریف کا لہجہ یا ثناء کا زمزمہ نہیں، ہر ایک بات نپی تلی، صاف ستھری اور بولتی چالتی شہادت کے ساتھ موجود ہے۔

اس وقت کرۂ ارضی پر مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جو از روئے قرآن تمام انبیاء ومرسلین پر عقیدہ وایمان رکھتی ہے، وہ مختلف قوموں کے ان پیغمبروں کی بھی تصدیق کرتی ہے جن کے بارے میں ان کی پیروکار قومیں صرف قیاسی تذکرہ اور ظنی روایتوں پر یقین رکھتی ہیں، جن کی مقدس کتابیں خود ان کے ہاتھوں تحریف کا شکار ہوئی ہیں اور جن کی اصلیتوں میں حک و اضافہ ہوا ہے، جن کے مذاہب زمانہ قبل از تاریخ کی نذر ہوگئے، لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام واحد دین ہے جس نے تاریخ کی بھی حفاظت کی ہے اور جس کی ایک ایک ادا تاریخ نے محفوظ رکھی ہے۔

کوئی دین اور کوئی پیغمبر تاریخ کی شاہراہ سے اس طرح نہیں گزرا جس طرح ہمارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ہیں، تاریخ نے ان کی رکاب تھامی اور علم نے ان کے قدم چومے ہیں، یہ محض دعویٰ نہیں حقیقت ہے، ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اقدس کا اقتضاء یہی تھا کہ اس کا ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف، ایک ایک شوشہ، ایک ایک نقطہ محفوظ ہوجاتا اور یہ سب کچھ محفوظ ہوگیا، پھر یہ التزام ان کے بارے میں ہی نہیں، بلکہ جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا، جو ان کے ساتھ رہے، مثلاً ان کے ساتھ ان کے اہل بیت، ان کی بیویاں اور ہماری مائیں، ان کے جاں نثار، ان کے خادم اور ہمارے مخدوم حتیٰ کہ ان کے دشمن بھی اپنی تمام کارگزاریوں کے ساتھ تاریخ کے تذکروں میں موجود ہیں، پھر یہ قافلہ آج تک چل رہا ہے، اس قافلے میں جلیل المرتبت صحابہؓ ہیں کہ تاریخ ان کے پاؤں کو بوسہ دے کر نکلتی ہے، تابعین بھی ہیں کہ تذکرے ان کی روایتوں سے جگمگاتے ہیں، تبع تابعین بھی ہیں کہ عقل ان سے عشق کی بھیک مانگتی ہے، ائمہ بھی ہیں کہ شہادت ان کے ساتھ ساتھ چلتی ہے، فقیہ بھی ہیں کہ آستانۂ رسالت پر کشکول لے کر کھڑے ہیں، محدث بھی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہونٹوں کی صدائیں چنتے ہیں، عالم بھی ہیں کہ نقوش قدم کے تعاقب میں چلے جاتے ہیں، مشائخ کی بھیڑ ہے، اہل اللہ کا ہجوم ہے، عابدوں کا حلقہ ہے، پھر اسی پر اکتفا نہ کیجئے، بڑھتے چلئے، فاتحین کا لاؤ لشکر ہے، جاں بازوں کی فوج ظفر موج ہے،

سپہ سالاروں کا انبوہ ہے، شہنشاہوں کا غول ہے، کیسے کیسے لوگ خانہ زادوں میں ہیں اور کس کس عجز سے جھکتے چلے جاتے ہیں، زبانوں میں تاثیر ہے تو اس نام سے، قلم میں ولولہ ہے تو اس ذکر سے، زبان میں بانکپن ہے تو اس خیال سے، دل میں سرور ہے تو اس تصور سے، دماغ میں حسن ہے تو اس جمال سے، آنکھوں میں نور ہے تو اس ظہور سے۔

یہ آج کی دنیا جو سائنس کی بدولت کہاں سے کہاں نکل گئی ہے اور تمام ملکوں کی زمین سمٹ کر ایک ذہنی وفاق بن گئی ہے، بزعم خویش ترقی کی اس منزل میں ہے کہ فکر و نظر کے معیار ہی بدل گئے ہیں لیکن بڑا انسان بننے کے لئے جن عالمگیر سچائیوں کی ضرورت ہوتی ہے، وہ علم و فلسفہ کی تمام منزلیں قطع کرنے کے باوجود ابھی پرانی ہیں اور اتنی پرانی ہیں جتنی کہ یہ کائنات پرانی ہے، ہمارے زمانے کے عظیم ترین مغربی مؤرخ "فلپ حتی" نے یوں ہی نہیں کہا تھا کہ

"تمام دنیا کی مائیں ہر روز جتنے بچے پیدا کرتی ہیں، ان میں ایک بہت بڑی تعداد ان بچوں کی ہوتی ہے جن کے والدین ان کا نام پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پر رکھتے ہیں اور اس انداز سے رکھتے ہیں کہ اس میں حلقہ بگوشہ کا ناز پایا جاتا ہے یا پھر یہ نام اس عالیشان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اعزہ واقرباء کے نام پر ہوتے ہیں جو ان کے پیرو کار تھے اور ان کی بدولت مختلف رشتوں کے باعث زندہ جاوید ہو گئے، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی پیغمبر کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہوئی اور نہ کوئی امت کرۂ ارضی پر ایسی موجود ہے، جو اپنے پیغمبر اور ان کی آل پر شب و روز کے ہر حصے میں اس تواتر و تسلسل کے ساتھ درود و سلام بھیجتی ہو"۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس کج مج بیان کی گنہگار زبان سے اس آستانہ حسن و جمال پر ایک فقیرانہ صدا ہے، عجب نہیں یہی توشۂ آخرت ہو: سبحان الله ما أجملك ما أحسنك ما أكملك

مساجد و مدارس کے منتظمین حضرات

متوجہ ہوں ہر قسم کے خراب واٹر کولر (پانی ٹھنڈا کرنے کی مشین)
اچھی قیمت پر فروخت کرنے کے لیے رابطہ کریں۔
نیز پرانے فرتج، ڈیپ فریزر بھی خرید ے جاتے ہیں

رابطہ : 0332-8839450

اوقات کار : صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک

ایڈریس: 5-E4 کمرشل ایریا شاپ نمبر 9 ناظم آباد کراچی